قومی یکجہتی کے بغیر کشمیر سے یکجہتی ممکن نہیں

تحریر: سہیل احمد لون

انسان کو کسی بھی غیر معمولی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے دوسرے انسانوں کی مدد، رہنمائی اور دعاؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ خوشی اور غمی میں ہمارا اکٹھا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ زیست کے یہ متضاد مگر بنیادی ادوار ہیں جو ہم اکیلے نہیں گزار سکتے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جرم کی سب سے بڑی سزا موت کے بعد عمر قید یا قید تنہائی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکیلے رہنا بدترین سزا ہے۔ یونان کے عظیم فلاسفر ارسطو نے کہا تھا کہ انسانوں سے کٹ کر رہنے والا یا تو جنگلی جانور ہوسکتا ہے یا دیوتا وہ انسان نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ انسان اپنی ضروریات کیلئے دوسرے انسانوں کا محتاج ہے۔ دنیا کا کوئی انسان اپنی تمام ضرورتیں خود پوری نہیں کرسکتا اس لئے وہ مل جل کر رہنے پر مجبور ہے۔ انسانی معاشرے کی ابتداء زرعی معاشرے سے ہوئی جب انسان نے بیج سے خوراک حاصل کرنے کا راز دریافت کرلیا۔ مل جل کر رہنا ہی زندگی کا اصل حسن ہے۔ کسی بھی معاشرے میں جب لوگ تعصّبات سے عاری ہوکر ایک پرچم تلے متحد ہوکر اپنے قائد کی آواز پر لبیک کہتے ہیں تو ہجوم سے نا قابل تسخیر قوم بن جاتے ہے۔ قائداعظم نے پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے تین بنیادی اصول اتحاد، ایمان اور نظم وضبط وضع کئے تھے۔ بدقسمتی سے ہم ۷۲ سال گزرنے کے بعد بھی ان اصولوں کو اپنی زندگیوں میں شامل نہ کرسکے اور اس عظیم قائد کے فرمان اور پاکستان کی تخلیق کی وجہ سے انکار کے مرتکب ہوئے۔ کہنے کو تو ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آزاد شہری ہیں مگر شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ "اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو۔" آج ہم نسلوں، رنگوں، صوبوں، زبانوں، طبقوں اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ برداشت کا مادہ بالکل ختم ہوکر رہ گیا ہے۔ حالانکہ اتحاد کا برداشت سے وہی تعلق ہے جو نبض کا قلب سے ہوتا ہے۔ اتحاد میں بڑی طاقت ہے اور نفاق کمزوری کا پیش خیمہ ہے۔ جیسے اینٹ سے اینٹ جڑنے سے اک مضبوط عمارت کھڑی ہوجاتی ہے۔ اسی طرح ملکی سلامتی کے لئے آپس میں مل کر مضبوط معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم متحد ہوجائیں تو اس کے دائرہ کار کو دوسرے ملکوں تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ 5 اگست کو کشمیر سے یکجہتی کرنے کے لیے یوم استحصال منانے کا اعلان کیا گیا جس میں ایک منٹ کی خاموشی کرنے کے علاوہ آئی ایس پی آر نے ایک گانا بھی ریلیز کیا، پاکستان کے نقشے میں بھی مقبوضہ کشمیر کو شامل کیا گیا اور کشمیر ہائی وے کا نام تبدیل کرکے سری نگر روڈ رکھ دیا گیا۔ اس سے قبل بھی پانچ فروری کو کشمیریوں سے یکجہتی کا دن منایا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ایک مخصوص ٹولہ حکومتی اور ریاستی اقدام پر بہت ناخوش نظر آیا اور خصوصاً سوشل میڈیا پر اسے تضحیک کا نشانہ بنایا گیا۔

نائن الیون کے سانحہ کی پہلی برسی پر دنیا کے بیشتر ممالک نے امریکہ سے یکجہتی اور امریکی حکومت سے ہمدردی کے طور پر عین اسی وقت ایک منٹ کی خاموشی کی۔ برطانیہ نے اس وقت کی بش انتظامیہ کے ساتھ اپنی وفاداری کا معیار دوسروں سے زیادہ دکھانے کے لیے خاموشی کا دورانیہ بھی دوگنا یعنی دو منٹ کردیا تھا۔ اس ایک منٹ کے علامتی سوگ میں یورپ اور برطانیہ کے علاوہ وہ ممالک بھی شامل تھے جو دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں امریکہ کے حلیف تھے۔ میں اس روز جرمنی میں اپنی کلاس میں مکینیکل انجیرنگ پڑھ رہا تھا۔ ہمارے

استاد محترم نے مقررہ وقت سے پہلے ہی ہم کو بتا دیا تھا کہ ہم نے مخصوص وقت پر ایک منٹ کے لیے خاموش اور ساکت رہنا ہے۔ ایک منٹ کے لیے بجلی بھی غائب کر دی گئی تا کہ سب لوگ علامتی سوگ میں شامل ہو سکیں۔ ایک منٹ کے لیے تمام ٹرینیں ٹرامز، زیر زمین ٹرینیں، سڑکوں پر ساری ٹریفک بھی رک گئی۔ فیکٹریوں میں بجلی بند ہونے سے ساری مشینیں رک گئیں۔ حساس جگہوں ہسپتالوں اور مخصوص پلانٹس کی حامل فیکٹریوں کو اس سے مستثناء رکھا گیا۔ اسی طرح لندن میں ہونے والے 7/7 کے دہشت گردی کے سانحہ کی سالانہ میموریل پر بھی ایک منٹ کی خاموشی کی گئی۔ فرانس میں Charlie Hebdo پر دہشت گردی کا حملہ ہوا جس میں سترہ افراد مارے گئے تھے تو اس کے بعد پیرس میں دہشت گردی کے اس واقعے کے خلاف ایک تاریخی یوم یک جہتی منایا گیا جس میں ایک ملین سے زائد افراد نے شرکت کی جس میں چالیس ممالک کے سربراہان بھی شامل تھے۔ مگر مجال ہے کسی نے بھی ایک منٹ کی خاموشی یا کسی مخصوص جگہ اکٹھا ہو کر علامتی سوگ منانے یا یکجہتی کا اظہار کرنے کی مخالفت میں ایک لفظ بھی کہا ہو۔

فوج سے بغض رکھنے والوں نے آئی ایس پی آر کے گانے پر بھی بہت تنقید کی ہے کہ بھلا گانا ریلیز کرنے سے کشمیر آزاد ہو جائے گا؟ فوج کا کام گانے بنانا ہے؟ تنقید کرنے سے قبل کم از کم اتنا تو دیکھ لیں کہ یہ گانا ریلیز کرنے کا مقصد کیا ہے؟ آئی ایس پی آر کا کام ریاستی بیانیہ عوام تک پہنچانا ہوتا ہے بعض اوقات اس کا دائرہ کار بین الاقوامی سطح تک بھی ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے پریس کانفرنس، پریس ریلیز کے ساتھ ساتھ بعض اوقات دستاویزی فلم اور گانا بنا کر بھی ریلیز کیا جاتا ہے۔ 1965ء میں ملکہ ترنم نور جہاں اور شوکت علی بھی محاذ پر فوج کی چھتری تلے گانے گا چکے ہیں۔ فوج میں ایک بینڈ یونٹ بھی ہوتا جس کا کام ہی پریڈ کے لیے دھنیں بنانا ہوتا ہے فوج میں موسیقی غیر قانونی یا غیر آئینی نہیں ہے۔ عمران خان کی مخالفت میں کچھ لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ گزشتہ ادوار میں بھی 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر منایا جاتا تھا۔ بھارتی قونصلیٹ کے باہر کشمیریوں کے حق میں مظاہرے بھی ہوتے تھے اور بھارتی سفارت کار کو یادداشت بھی پیش کی جاتی تھی۔ لندن میں تو سکھ کمیونٹی بھی مظاہرے میں شامل ہوتی تھی۔ فوج اور موجودہ حکومت پر تنقید ضرور کریں مگر کشمیر کے مسئلے پر ہم کو قومی یکجہتی کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم خود متحد نہیں ہونگے تو ہم کشمیر سے یکجہتی کا اظہار کیسے کر سکتے ہیں؟ آئی ایس پی آر نے گانا ریلیز کیا ہے جس سے دنیا میں کشمیر کے حوالے سے ایک پیغام پہنچایا گیا ہے۔ کچھ جذباتی لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ گانے سے کشمیر آزاد نہیں ہو گا؟ ان کے خیال میں فوج کو چڑھائی کرنی چاہئے۔ ان کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ فی الحال سفارتی محاذ پر جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اگر خدانخواستہ جنگ کی نوبت آ گئی تو آج تک دنیا نے کبھی دوایٹمی ممالک کی جنگ نہیں دیکھی، جو صرف دو ممالک تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ یہ عالمی جنگ کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے یا اس کی تابکاری کے اثرات پوری دنیا محسوس کرے گی۔ جنگ کی صورت میں دونوں طرف کچھ نہیں بچے گا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں سب سے پرانا کیس جواب تک حل نہیں ہوا وہ مسئلہ کشمیر ہی ہے۔ عالمی سطح پر کشمیر کا مقدمہ اس وقت تک نہیں جیتا جا سکتا جب تک ہم خود متحد نہ ہوں۔ بدقسمتی سے ہم تو عید بھی ایک ساتھ منانے سے قاصر ہیں تو کشمیر کے مسئلے پر کیسے ایک ہو سکتے ہیں؟

باہمی یکجہتی اور اتحاد میں بڑی برکت اور طاقت ہے۔ ہر فرد کو اپنی سوچ میں تبدیلی لا کر برداشت کا مادہ لانا ہو گا اور اتفاق گھر کے افراد سے

شروع ہو کر محلے، گاؤں، شہر، صوبے اور ملکی سطح تک پہنچ سکتا ہے۔ ملک کی سلامتی اور بقاء کے لیے ہم کو تمام تعصّبات کو بھول کر صرف پاکستانی بن کر ایک قوم بنا ہو گا۔ پہلے ہم خود متحد ہونگے تو دوسرے ملک سے اتحاد کر سکیں گے۔ موجودہ دور میں ہر سیاسی پارٹی کسی مخصوص علاقے یا طبقے کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے ہم صرف پاکستانی بن کر سوچیں اور ملک میں استحکام اور پر امن فضا لانے کے لیے صوبوں، زبانوں، نسلوں، فرقوں، مذہبوں اور طبقوں کی سیاست نہ کریں بلکہ اسلام کے سنہری اصولوں کو بنیاد بنا کر انسانی مساوات کی سیاست کو فروغ دیں۔ تبھی ہم اس بچے کھچے پاکستان کو ان بیرونی طاقتوں سے بچا سکیں گے، جو کسی خونخوار درندے کی طرح اس پر اپنے نوکیلے دانت گاڑنے کیلئے بے چین ہیں اور اس کے بعد کشمیر کو بھی بھارتی تسلط سے آزاد کروا سکیں گے۔ اس کیلئے ہم سب کو ذہنی طور پر ایک ہونا ہو گا۔ وہ قدر مشترکہ تلاش کرنا ہو گی جو ہم سب میں پائی جاتی ہے۔ 1965ء کے بعد ہم صرف پاکستان اور بھارت کے میچوں یکجا ہوئے نظر آئے ورنہ معاملہ کوئی بھی ہو ہم تتر بتر ہو جاتے ہیں۔ جیسا پاک بھارت کرکٹ میچ میں ہوتا ہے کیا ایسی قومی یکجہتی کشمیر کے ساتھ یکجہتی سمیت دیگر قومی معاملات میں نہیں ہو سکتی؟

تحریر..... سہیل احمد لون

سربٹن - سرے

sohailloun@gmail.com

04-08-2020